اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم یکشنبہ (اتوار)
۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍
فی پرچہ ۱؍

جلد ۳۸ | ۲۶ امان ۱۳۲۹ ہش | ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر سعود احمد صاحب اور عبدالخالق صاحب پاکستان میل کے ذریعہ روانہ ہو گئے

ریلوے اسٹیشن پر مقامی احباب نے دلی دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا

لاہور ۲۵ مارچ۔ آج صبح سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو مجاہد مکرم سعود احمد صاحب اور مکرم عبدالخالق صاحب دعاؤں کے ساتھ پاکستان میل کے ذریعے کراچی کو روانہ ہو گئے۔ اسٹیشن پر دونوں مجاہدین کے لواحقین کے علاوہ مقامی جماعت کے بہت سے احباب نے اپنے مجاہد بھائیوں کو الوداع کہا اور گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ جن میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ (لاہور) مکرم ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر اور مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ گاڑی چھوٹنے سے چند منٹ پہلے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سلسلے ان دونوں فدائیوں کے اپنی اپنی منزل پر خیریت سے پہنچنے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ سعود احمد صاحب واقف زندگی احمدیہ کالج کماسی (مغربی افریقہ) میں پروفیسر کی حیثیت سے جا رہے ہیں اور مکرم عبدالخالق صاحب تحصیل علم کے سلسلے میں روانہ ہوئے ہیں۔

مختصر لیکن اہم

عمان۔ ۲۵ مارچ شام اور اردن کے درمیان جو مذاکرات چل رہے ہیں۔ اس ماہ کے آخر تک ان کے بارے میں کوئی نہ کوئی اعلان ہو جائیگا

بلغراد۔ ۲۵ مارچ۔ نئی پارلیمنٹ کے لئے یوگوسلاویہ میں کل رائے شماری ہوگی۔ ۶۲۰ نشستوں کے لئے ۶۲۰ نمائندے نامزد کر دیئے گئے ہیں یہ نامزدگی اشتراکیوں کے عوامی محاذ نے کی ہے

استنبول۔ ۲۵ مارچ اٹلی اور ترکی کے درمیان دوستی اور تعاون کا ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ اس معاہدے سے بحیرہ روم کے حلقے میں امن و امان برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔

استنبول۔ ۲۵ مارچ ترکی میں اگلے مہینے عام انتخابات ہوں گے۔ جن میں عورتیں اپنی نشستیں بڑھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یاد رہے اس سے پہلے ۱۹۲۵ء میں انتخاب ہوا تھا۔ اور خواتین کی نو نشستیں تھیں۔

جکارتا۔ ۲۵ مارچ۔ ہالینڈ اور انڈونیشیا کی یونین کے وزراء کی پہلی کانفرنس آج جکارتا میں ہو رہی ہے۔

کشمیر کا نا منصفانہ فیصلہ پاکستان و بھارت کے علاوہ دیگر کئی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے آئیگا

گورنر پنجاب کی بھارت کے صائب الرائے لیڈروں سے مسائل کو حقیقت بین نگاہ سے دیکھنے کی اپیل

لاہور ۲۵ مارچ۔ آج لاہور میں پنجاب اور سرحد کے ایوان تجارت کے مشترکہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے ہز ایکسی لنسی سردار عبدالرب نشتر نے فرمایا ہم کشمیر کے کسی حصے پر کسی کو طاقت کے ساتھ قبضہ نہیں کرنے دیں گے اور اپنے کشمیری بھائیوں کو آزاد کرانے کے لئے کسی قسم کی قربانی میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ ہز ایکسی لینسی نے اسکے بعد تاجروں کے دیگر معاملات کا ذکر کرتے ہوئے مناسب اقدام کرنے کا یقین دلایا۔ آپ نے فرمایا۔ گندم کی آئندہ فصل کی نگرانی کے لئے سکیم زیر غور ہے اور جلد ہی اس معاملے پر صوبائی مشاورتی کمیٹی سے گفت و شنید کی جائے گی۔

تقریر کے شروع میں ہز ایکسی لنسی نے ایڈریس پیش کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد پاکستان کی گذشتہ سال میں ہر لحاظ سے کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کشمیر کے مسئلہ کو۔ میرے دماغ میں سب سے تفوق حاصل ہے پاکستان نے شروع ہی سے اس مسئلے کے جلد اور منصفانہ حل کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ اسے احساس تھا۔ جوں جوں دیر ہوگی۔ ہمارے کشمیری بھائیوں کے مصائب بڑھتے جائیں گے۔ ہم حق اور راستی پر ہیں۔ اور ہماری خواہش ہے کہ جنت نظیر خطے کی قسمت کا فیصلہ اس کے عوام کی منشاء سے ہو۔ بھارت کے لیڈروں نے کبھی کبھی زبانی اس اصول کو مانا ہے۔ لیکن عملاً ہمیشہ مخالفت ہی کی ہے اگر یہ مسئلہ لمبا ہو گیا اور اسے انصاف سے حل نہ کیا گیا تو اسکے بہت خطرناک نتائج ہوں گے۔ اور یقیناً اس میں نہ صرف پاکستان و ہندوستان ہی الجھیں گے۔ بلکہ دنیا کے کئی اور ملک بھی اس کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ یقیناً اس کا منصفانہ حل دونوں ملکوں کے تعلقات کو خوشگوار بنا دے گا اور مجھے امید ہے کہ بھارت کے صائب الرائے حضرات اس امر کی کوشش کریں گے۔

ہز ایکسی لنسی نے کہا درست ہے کہ دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات بحال ہونے چاہئیں۔ دوسرے دن بھارت کے ایوان تجارت کے صدر نے بھی اس قسم کے جذبات کا اظہار کیا ہے لیکن جو اصل حالات سے واقف ہیں انہیں معلوم ہے کہ رکاوٹیں ہمارے ہمسائے کی طرف سے ہیں۔ ہماری طرف سے نہیں۔ اور جیسا کہ وزیر خزانہ پاکستان نے کہا کہ بھارت کے پاکستانی سکے کی قیمت نہ دریافت کرنے میں کوئی اقتصادی جواز نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں ملکوں میں تجارتی تعطل پیدا ہو گیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ بھارت کے لیڈر اس تعطل کو دور کرکے تجارتی روابط بحال کرنے کا فوری طور پر کوئی حل سوچیں گے

آپ نے ایوان کو خطاب کرتے ہوئے کہا ٹیکسوں کے متعلق آپ کی شکایات شاید پہلے سے زیادہ ہے۔ کیونکہ وزیر خزانہ کی بجٹ والی تقریر میں صاف ہے کہ ہماری دفاعی مجبوریوں نے ہمیں مجبور کیا ہے۔ خاص کر جب ہمارا تمام جنگی سامان بھارت نے ضبط کر لیا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ ہمیں مجبور کرتا ہے۔ کہ ہم اپنے دفاعی اخراجات کو بڑھانے ۴

۴ اور میں مطمئن ہوں کہ میری آواز کے ساتھ پاکستانی عوام کے جذبات ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ملک کے مر جانے کے بعد کون زندہ رہ سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حکومت کے دیگر عائد کردہ ٹیکسوں کے جواز کے حق میں دلائل دیئے اور بتایا کہ درآمد برآمد کے لائسنسوں۔ سرکاری بانڈوں کی ادائیگی اور تجارتی رسالے وغیرہ کا معاملہ مرکز سے تعلق رکھتا ہے۔ باقی رہا کپاس پر سے برآمد کا محصول اڑا دینے کا سوال اسے مرکزی حکومت سے پیش کرونگا۔ کھانڈ کی قیمتیں کم کرنے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے آپ نے کہا مجھے حیرت ہے کہ تجارت و صنعت کے رسیا لوگ اسمبلی میں علیحدہ نشست چاہتے ہیں۔ یونیورسٹی کا مسئلہ جداگانہ ہے۔ اسکی تو انگلینڈ میں بھی علیحدہ سیٹ ہے

تقسیم کی نسبت آج ہم دفاعی لحاظ سے سو گنا مضبوط ہیں (لیاقت) — بھارت سے تجارتی تعطل کے باوجود پاکستان نے سابقہ برآمد کی سطح برقرار رکھی ہے (فضل الرحمٰن)

کراچی ۲۵ مارچ۔ پاکستانی پارلیمان میں دفاع سے متعلقہ ایک مطالبہ زر کے سلسلے میں بحث کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر دفاع آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان نے کہا پاکستان خدا کے فضل سے آزادی حاصل کرنے کے بعد آج اس کی نسبت سو گنا زیادہ مضبوط و مستحکم ہے جتنا کہ تقسیم کے وقت تھا اور یہ سب کچھ اتحاد اور تنظیم سے حاصل کیا گیا ہے۔ پاکستان ایک متحدہ قوم ہے۔ ہمارے اتحاد اور عزم صمیم ہی نے آج تک ہماری آزادی کی حفاظت کی ہے آپ نے فرمایا۔ جہاں تک امن و امان کا تعلق ہے اسوقت سارے مشرقی پاکستان میں مکمل امن ہے۔ اور ہر باشندے میں تحفظ ملک کا جذبہ موجود ہے۔ آپ نے ایوان کو بتایا کہ حکومت مشرقی پاکستان میں ایک بحری تربیت کے سکول کے قیام پر غور کر رہی ہے۔ اور کہ وہ منگل کے روز ایوان میں مشرقی پاکستان کے فسادات کے سلسلے میں ایک بیان دیں گے

بیشتر ازیں وزیر تجارت نے اعداد و شمار کی روشنی میں بتایا کہ بھارت کے ہمارے ساتھ رشتہ تجارت معطل کر لینے کے باوجود پاکستان نے برآمد کی سابقہ سطح کو برقرار رکھا۔ دوسرے ملکوں سے تجارت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ پٹ سن اگر بھارت نہ بھی لے۔ جب بھی اسکی ساری مقدار کی نکاسی کا انتظام آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اس سے پیشتر حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ حکومت ملک کے ہر شخص کو روزگار دلانے کے لئے کیا کچھ کر رہی ہے۔ ملکی انفرادی طاقت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ٹیکنیکل اور دیگر شعبوں کی تربیت کا اہتمام ہے۔ اس وقت ۲۳ دفاتر روزگار ٹیکنیکل سکول اور ادا دیگر ایسے ادارے کام کر رہے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

احباب ۳۱ مارچ کو یاد رکھیں!

"جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنیکی بھی کوشش کریں تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے کو ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"
(ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے)

۳۱ مارچ کی شام کو تحریک جدید کے وعدہ جات پورا کرنے والے مخلصین کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کی جائے گی۔ امید ہے دوست حضور کی اس دعا سے حصہ پانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔

وکیل المال (ثانی) تحریک جدید

تعلیم الاسلام کالج لاہور کا جلسہ تقسیم اسناد

تعلیم الاسلام کالج لاہور کا جلسہ تقسیم اسناد جس کے ساتھ ہی تقسیم انعامات کی تقریب بھی شامل ہے اتوار مورخہ ۲ اپریل ۱۹۵۵ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے دن کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز خطبہ تقسیم اسناد ارشاد فرمائیں گے۔ ڈگری حاصل کرنے والے طلباء یکم اپریل بروز ہفتہ ساڑھے تین بجے دوپہر ریہرسل کیلئے کالج میں پہنچ جائیں۔ ریہرسل میں شامل نہ ہونے والے طلباء کو اگلے روز ڈگری نہ مل سکے گی

سیکرٹری کمیٹی تقسیم اسناد

اعلان نکاح

مورخہ ۳ مارچ جمعۃ المبارک کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے خطبہ جمعہ سے پہلے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون کا نکاح امۃ القیوم دختر مکرم عبد العزیز صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ پانچصد روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت اور بہتر کرے۔ خاکسار عبد الحکیم مالک پاؤ نیر ورکس میکلوڈ روڈ لاہور

(۲) مسماۃ سلیمہ بیگم بنت محمد ابراھیم اٹھوال حال ساکن بشیرآباد ضلع حیدرآباد سندھ کا نکاح ہمراہ عبد القادر ولد فضل الدین ساکن کوٹ بجوش مبلغ ۵۰۰ روپیہ حق مہر بشیر احمد صاحب امیر جماعت بشیرآباد نے بشیرآباد میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے یہ تعلق فریقین کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے خیر اور برکت کا موجب بنائے۔ آمین

بشیر احمد ساکن بشیرآباد اسٹیٹ سندھ

ایک خط

مندرجہ ذیل خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت میں پہنچا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ سیالکوٹ کی جماعت اس کی وضاحت کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب امام جماعت احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد آداب کے عرض خدمت ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کے ایک لڑکے مبارک احمد کا مقاطعہ کیا ہے۔ مجھے اکثر آپ کی جماعت کا اخبار الفضل پڑھنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ میں نے یہ بھی سن رکھا تھا کہ مقاطعہ کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ کوئی فرد آپ کی جماعت کا اس کے ساتھ جس کا آپ مقاطعہ کر دیں کلام نہ کرے۔ میرے خیال میں اس کا دوسرا نام خلیفہ وقت کی فرمانبرداری ہوتا ہے۔ مگر یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے مبارک احمد کے والد اور بھائیوں کو اس کے ساتھ ویسے ہی باتیں کرتے دیکھا ہے جیسے مقاطعہ سے پہلے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ اس کے باقی گھر والے بھی اس سے بولتے چالتے ہوں۔ میری یہ عرض ہے کہ کیا اسی کا نام آپ کی جماعت کے لوگوں کا فرمانبرداری ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر یہی فرمانبرداری ہے۔ آپ کی جماعت کے بڈھوں اور نوجوانوں کی تو شاید ایسے لوگوں کی کوئی ایسی بات جو وہ آپ کے متعلق بیان کر کے ہمارے جیسے لوگوں کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں جھوٹ خیال کریں۔ شاید ایسے لوگ ہم کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں چونکہ مجھے اپنے کام کے لئے کچہری میں جانے کا کئی بار موقع ملا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ سیالکوٹ کی جماعت کا امیر بھی اس سے اکثر ہم کلام ہوتا ہے امید ہے آپ اخبار کے ذریعہ سے میری تسلی فرمائیں گے۔

ایک غیر احمدی دوست

پتہ مطلوب ہے

نور احمد صاحب ولد امیر بخش صاحب موچی ساکن گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ حال موجودہ ایڈریس کا اگر کسی دوست کو علم ہو تو دفتر ہذا کو ان کے پتہ سے مطلع کریں۔ اور اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو جلد از جلد اپنا موجودہ پتہ دفتر ہذا کو ارسال کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ

(۲) برادرم عبد الرحمٰن صاحب بٹ ... صاحب بٹ افریقہ والے کے چھوٹے بھائی ہیں اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ منیر احمد بھٹی ۱۱۲/۹ رتن روڈ راولپنڈی

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کے بھائی مصباح الدین صدیقی انجینئرنگ کالج کراچی سے بی۔اے کا امتحان دے رہے ہیں۔
کبیر الدین درجہ رابعہ مدرسہ احمدیہ احمد نگر

(۲) خاکسار اس سال تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ محمد اسحٰق خلیل

(۳) میرا چھوٹا بھائی عزیزم محمد اکرم میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ محمد رفیق احمد سیکرٹری مال چک ۵۲۹

(۴) میں اس سال نہم جماعت کا امتحان دے رہا ہوں۔ سلیم محمود احمد خالصہ بورڈنگ گورونانک پورہ گوجرانوالہ

(۵) میرے خالہ زاد بھائی محمد اسلم صاحب بی اے کا امتحان دے رہے ہیں ناصر احمد الرشد متعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر

(۶) عزیزم برادرم عبد الماجد اس سال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے ایم۔اے حفیظ ۱۰۹ اسلام آباد گوجرانوالہ

(۷) میرے عزیزان نذیر احمد و منیر احمد طالبعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر کا امتحان ہو رہا ہے
امیر محمد ہیڈ کلرک الفضل

(۸) امسال میرے بڑے بھائی محمد صدیق صاحب واقف زندگی جامعہ احمدیہ درجہ اولیٰ کا امتحان ہو رہا ہے
محمد سلیم از لاہور

احباب سب طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں!

ولادت

(۱) عبد الرحمٰن صاحب صابر قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کو خدا تعالے نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے بچہ کی صحت۔ درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے عبد المنان

(۲) میرے بھائی عبد الحمید کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام ریاض العزیز رکھا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے عبد الوحید سلیم

(۳) برادر عزیز رشید احمد صاحب الیکٹرک سٹی سیالکوٹ کو خداوند کریم نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے احباب جماعت مولود کے خادم دین اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔
شریف احمد قریشی سیالکوٹ چھاؤنی۔

دعائے مغفرت

میری نانی جان اہلیہ مولوی فضل کریم صاحب مرحوم قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ میں وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب کرام ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔
قریشی محمد احمد واقف زندگی ٹانگیو...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۶ مارچ ۵۰ء

کیا یہ اسلام کی حمایت ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراری اور احراریوں کی پشت پناہ مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے اس فیصلہ کے جو اس نے عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں کیا تھا۔ چند اقتباسات شائع کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف بدظنی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ احراریوں کو اور ان کے پشت پناہوں کو اچھی طرح معلوم ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مسٹر کھوسلہ کے اس فیصلہ کی دھجیاں اس وقت لاہور ہائی کورٹ نے اڑا دی تھیں۔ اور مسٹر کھوسلہ کی غیر منصفانہ اور ناجائز تنقید کی تمام قلعی کھول کر رکھ دی تھی۔ اور ثابت کر دیا تھا۔ کہ جو فیصلہ اس نے لکھا ہے۔ نہ صرف وہ اکثر خلافِ قانون ہے۔ بلکہ نہایت خلاف واقعات اور غیر متعلقہ تھا۔ جو ہرگز کسی انصاف کی عدالت کی شان کے شایاں نہیں۔

کس قدر افسوس ہے۔ کہ مخالفین احمدیت اور دشمنانِ انصاف و عدل بجائے اس کے کہ مسٹر کھوسلہ کی ذہنیت کا ماتم کرتے۔ اور ہائی کورٹ نے ان کے فیصلہ پر جو تنقید کی تھی۔ اس کے پیش نظر ان کے اس غیر منصفانہ اور دلآزار فیصلہ کا کبھی نام بھی نہ لیتے۔ الٹا نہایت ڈھٹائی سے ان کے اصل فیصلہ کی جو ہائی کورٹ کے فیصلہ کے بعد کوئی قانونی حیثیت اب نہیں رکھتا۔ خاصکر اس فیصلہ سے وہی اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔ جن کی تردید ہائی کورٹ نے کی۔ اور جن کی بنا پر اس نے مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کو غیر متعلقہ اور دل آزار قرار دیا۔

مسٹر کھوسلہ ایک متعصب آریہ تھا۔ اور اس کو مسلمانوں اور اسلام سے قطعاً کوئی ہمدردی نہ تھی۔ اور چونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ ہی مسلمانوں میں ایک فعال جماعت ہے۔ اور وہی ایسی جماعت ہے۔ جس نے آریوں کی اسلام کے خلاف جدوجہد کو ملیا میٹ کر دیا ہے۔ اس لئے اس نے اس موقع کو غنیمت سمجھا۔ اور مسلمانوں کی اس فعال جماعت کو نقصان پہنچانے کے لئے اور مسلمانوں میں باہم تنازعات کی خلیج کو وسیع تر کرنے کے لئے ایک ایسا غلط فیصلہ دیا۔ کہ جو مخالفین احمدیت کو بظاہر خوش کرنے والا تھا۔ حالانکہ اسکی اصل غرض یہ تھی۔ کہ اسلام میں رخنہ اندازی کی جائے۔ اور ایک نشانہ سے دو پرندوں کا شکار کیا جائے۔

چنانچہ اسلام کے خلاف اس کا یہ وار چل گیا۔ اور باوجود اس کے کہ اس کے فیصلہ کو ہائی کورٹ نے ترمیم کر دیا ہے۔ مخالفین احمدیت ابھی تک اس سے اقتباسات شائع کر کے مسلمان عوام میں جماعت احمدیہ کے خلاف منافرت پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ اگر کسی ماتحت جج کے فیصلہ کو ہائیکورٹ ترمیم کر دے۔ تو خاصکر اس کا وہ حصہ جس پر ہائی کورٹ نے مخالفانہ تنقید کی ہو۔ قابل پذیرائی نہیں رہتا۔ اور اس حصہ کو شائع کرنا نہ صرف ہائیکورٹ کی ہتک ہے۔ بلکہ ازروئے انصاف بھی سخت خلاف دیانت ہے۔

حال ہی میں ایک احراری نواز اخبار نے مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے چند ایسے اقتباسات شائع کئے ہیں۔ جن کا غلط ہونا ہائی کورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں ثابت کر دیا ہے۔ ہم یہاں ان اقتباسات کے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلہ سے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔ اور سنجیدہ مزاج مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ فرمائیں۔ کہ ہائی کورٹ کے ان ریمارکس کی موجودگی میں ایسے اقتباسات شائع کرنا کہاں کی دیانت ہے۔ ایک اقتباس یہ ہے:۔

"قادیانی مقابلۃً محفوظ تھے۔ اس حالت نے ان میں متمردانہ غرور پیدا کر دیا۔ انہوں نے اپنے دلائل دوسروں سے منوانے اور اپنی جماعت کو ترقی دینے کے لئے ایسے حربوں کا استعمال شروع کیا۔ جنہیں ناپسندیدہ کہا جائے گا۔ جن لوگوں نے قادیانیوں کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا۔ انہیں مقاطعہ، قادیان سے اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی مکروہ تر مصائب کی دھمکیاں دے کر دہشت انگیزی کی فضا پیدا کی۔ بلکہ بسا اوقات انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنی جماعت کے استحکام کی کوشش کی۔ قادیان میں رضاکاروں کا ایک دستہ (والنٹیئر کور) مرتب ہوا۔ اور اس کی ترتیب کا مقصد غالباً یہ تھا۔ کہ قادیان میں "لمن الملک الیوم" کا نعرہ بلند کرنے کے لئے طاقت پیدا کی جائے۔ انہوں نے عدالتی اختیارات بھی اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت کی۔ دیوانی مقدمات میں ڈگریاں صادر کیں۔ اور ان کی تعمیل کرائی گئی۔ کئی اشخاص کو قادیان سے نکالا گیا۔ یہ قصہ یہیں ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ قادیانیوں کے خلاف کھلے ہوئے طور پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے مکانوں کو تباہ کیا۔ جلایا اور قتل تک کے مرتکب ہوئے۔ اس خیال سے کہ کہیں ان الزامات کو احرار کے تخیل ہی کا نتیجہ نہ سمجھ لیا جائے۔ میں چند ایسی مثالیں بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ جو مقدمہ کی مثل میں درج ہیں۔" (روزنامہ مغربی پاکستان مورخہ ۲۶ مارچ ۵۰ء)

آنریبل سر کولڈ سٹریم بائیکاٹ۔ اخراج اور والنٹیئر کور کے قیام اور دھمکیوں وغیرہ کے الزامات کی عبارت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"سشن جج کے یہ الفاظ واقعات کا بالکل صحیح بیان نہیں ہیں۔ اس بات کی کوئی شہادت نہیں۔ کہ سوائے ان لوگوں کے جو جماعت کو چھوڑ گئے ہوں۔ یا ان سے لڑے ہوں۔ اور کسی کو اس وجہ سے کہ وہ کیوں قادیانیوں میں شامل نہیں ہوتا۔ ڈرایا دھمکایا گیا ہو۔ اس امر کی شہادت موجود ہے۔ کہ جو اشخاص جماعت کی نظر میں قابل اعتراض ہوں گے۔ ان سے قطع تعلق کر لیا گیا۔ یا تمدنی رنگ میں قادیان سے باہر چلے جانے کے لئے ان پر دباؤ ڈالا گیا۔ لیکن اس معاملہ میں یہ نتیجہ نکالنے کے لئے بہت کم وجہ موجود ہے کہ ایسے لوگوں کے متعلق کوئی خلاف قانون دباؤ ڈالا گیا ہو۔"

آنریبل جج نے یہ بھی فرمایا۔ کہ

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ قادیانیوں کا اپنے جھگڑوں کے لئے پنچائتیں بنانا یا اپنے جائز مقاصد کے لئے والنٹیئر کور بنانا اس مقدمہ میں مجرم کے جرم کو کس طرح کم کرنے والا سمجھا جا سکتا ہے۔ ان فقرات سے جن کے حذف کر جانے کی درخواست کی گئی ہے۔ فاضل سشن جج (مسٹر کھوسلہ) کی اس ذہنی کیفیت پر روشنی پڑتی ہے۔ جس سے اس نے مقدمہ پر غور کیا ہے۔ اور بے شک جو فیصلہ کے بہت سے دوسرے حصوں کی زبان پیدا کرتی ہے۔ کہ اس مقدمہ میں شہادت کا صحیح موازنہ نہیں کیا گیا۔ مسل کے مطالعہ سے کم نہیں ہوگا۔"

(فیصلہ ہائی کورٹ)

پھر اسی اخبار نے ایک اور اقتباس مسٹر کھوسلہ کے اسی فیصلہ سے شائع کیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

"یہ افسوسناک واقعات اس بات کی منہ بولتی شہادت ہیں۔ کہ قادیان میں قانون کا احترام بالکل اٹھ گیا تھا۔ آتشزنی اور قتل تک کے واقعات ہوئے تھے۔ مرزا نے کروڑوں مسلمانوں کو جو اس کے ہم عقیدہ نہ تھے۔ شدید دشنام طرازی کا نشانہ بنایا۔ اس کی تصانیف ایک اسقف اعظم کے اخلاق کا انوکھا مظاہرہ ہیں۔ جو صرف نبوت کا مدعی نہ تھا۔ بلکہ خدا کا برگزیدہ انسان اور مسیح ثانی ہونے کا مدعی بھی تھا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ (قادیانیت کے مقابلہ میں) حکام غیر معمولی حد تک مفلوج ہو چکے تھے۔ دینی اور دنیوی معاملات میں مرزا کے حکم کے خلاف کبھی آواز بلند نہیں ہوئی۔ مقامی افسروں کے پاس کئی مرتبہ شکایت پیش ہوئی لیکن وہ اس کے انسداد سے قاصر رہے۔ مثل پر کچھ اور شکایات بھی ہیں۔ لیکن یہاں ان کے مضمون کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔ اس مقدمہ کے سلسلہ میں صرف یہ بیان کر دینا کافی ہے۔ کہ قادیان میں جور و ستم رانی کا دور دورہ ہونے کے متعلق نہایت واضح الزامات عائد کئے گئے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ قطعاً کوئی توجہ نہ ہوئی۔" (روزنامہ مغربی پاکستان لاہور ۲۶ مارچ ۵۰ء)

لاہور ہائی کورٹ کے آنریبل جج مسٹر کولڈ سٹریم نے اس اقتباس کی پہلی عبارت از "مرزا صاحب نے کروڑوں مسلمان ـــــ تا ـــــ مسیح ثانی ہونے کا مدعی بھی تھا" کو غیر متعلق۔ غیر ضروری اور دلآزار قرار دے کر حذف کرنے کا حکم دیا۔ اور باقی کے متعلق لکھا۔ کہ

"پس یہ ساری کی ساری شہادت سشن جج کے ملامت آمیز کلمات کے لئے وجہ جواز پیش نہیں کرتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس بات کی کوئی شہادت نہیں۔ کہ ڈپٹی کمشنر نے اس عرضی پر جو اس کے نام بھیجی گئی، کوئی کارروائی نہیں کی۔ جب حقیقت حال یہ ہو۔ تو سشن جج (مسٹر کھوسلہ) کے لئے قطعاً مناسب نہیں تھا۔ کہ حکام کو جن کے خلاف اس معاملہ میں کوئی الزام زیر تحقیق نہیں تھا۔ بغیر صفائی کا موقعہ دیئے اور ملزم کی شہادت کو غلط ثابت کرنے کے اس طرح مطعون کرے۔ یہ طریق انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جج (مسٹر کھوسلہ) نے یونہی بلاوجہ اپنا راستہ چھوڑ کر ایک ایسے فریق کے خلاف نکتہ چینی کی ہے۔ جو فریق مقدمہ نہ تھا۔ اور جب شہادت کو دیکھا جائے تو وہ بھی ان نتائج کے لئے بالکل ناکافی ثابت ہوتی ہے۔"

قارئین کرام ہم نے مسٹر کھوسلہ کے اس فیصلہ کے دونوں اقتباسات کے متعلق ہائی کورٹ کی رائے مختصراً یہاں درج کر دی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہائی کورٹ کی رائے اس متعصب آریہ سشن جج کے متعلق کیا تھی۔ اور کس طرح ہائی کورٹ نے بات بات پر اس کو سرزنش کی ہے۔ ایسے جج کے ایسے فیصلہ کے خاص وہی اقتباسات شائع کرنا جن کی تردید ہائی کورٹ نے نہایت زوردار الفاظ میں کی ہے۔ کہاں کی دیانت ہے۔ اور کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ لوگ مخالفت احمدیت کے جوش میں انصاف سے کتنے دور جا پڑتے ہیں۔ اور ان کا مقصد [illegible]

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قواعد انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

(از مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نوٹ:۔ چونکہ مقامی جماعتوں کے موجودہ عہدہ داروں کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء کو ختم ہو جائیگی۔ اس لئے تمام جماعتوں کو لازم ہے۔ کہ نئے عہدہ داران کا انتخاب کر کے ۳۰ اپریل سے قبل عہدہ داروں کی فہرستیں نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ نئے عہدہ دار یکم مئی ۱۹۵۰ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک تین سال کے لئے منتخب کئے جاویں گے۔ اور ان کا انتخاب قواعد کے ماتحت ہوگا۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ انتخابی جلسوں کے صدر صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ خود بھی ان قواعد کی پابندی کریں۔ اور جماعتوں سے بھی کرائیں۔ مبلغین سلسلہ اور انسپکٹران بیت المال سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے دوروں میں ہر ایک جماعت میں جہاں وہ جائیں۔ ان قواعد کے ماتحت عہدیداروں کا انتخاب کرائیں گے۔ لیکن ان کو خود انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کا کام صرف انتخابات کے لئے جماعتوں میں تحریک کرنا ہے۔ البتہ وہ اس امر کی نگرانی رکھنے کے لئے کہ اجلاس کی کارروائی قواعد کے ماتحت ہو رہی ہے۔ اجلاس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی خلاف قاعدہ کارروائی ہو۔ تو صدر اجلاس کو مناسب طور پر توجہ دلا سکتے ہیں۔ اور اصلاح نہ ہونے کی صورت میں مرکز (نظارت علیا) کو اپنی رپورٹ بھیج سکتے ہیں۔ مگر یہ کام فوری طور پر ہونا چاہیئے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کسی خلاف قاعدہ کارروائی کی منظوری مرکز سے پہلے ہو جاوے۔ اور ان کی رپورٹ بعد میں آوے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

(۱) صرف مندرجہ ذیل عہدیداران کی فہرست بغرض منظوری نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔

امیر۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ سکرٹری تبلیغ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ سکرٹری امور عامہ۔ سکرٹری امور خارجہ۔ سکرٹری وصایا۔ سکرٹری مال۔ سکرٹری تالیف و تصنیف۔ سکرٹری ضیافت۔ آڈیٹر۔ امین۔ محاسب۔ سکرٹری جائیداد۔

(۲) اگر کسی جگہ نائب امیر یا وائس پریذیڈنٹ کے علاوہ مندرجہ بالا عہدہ داروں کے نائبوں کی بھی ضرورت ہو۔ تو مقامی انجمن ان کی منظوری خود دے سکتی ہے۔ مرکز سے اعلان نہیں کیا جائے گا۔ نہ ہی ان کی فہرستیں مرکز میں بھیجی جاویں۔

(۳) محصلوں کے لئے مقامی انجمن کی منظوری کافی ہے۔ البتہ ان کے متعلق اطلاعی رپورٹ نظارت بیت المال میں آنی چاہیئے۔ تاکہ اگر کوئی نامناسب تقرر ہو۔ تو اسکی اصلاح کی جا سکے۔

(۴) امام الصلوٰۃ کی منظوری نظارت تعلیم و تربیت سے حاصل کی جائے۔ لیکن امام الصلوٰۃ کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ امامت کا حق امیر یا پریذیڈنٹ کا ہے۔ پس اگر وہ خود امام بنیں۔ تو کسی علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ خود امام نہ بنیں۔ تو مستقل امامت کے لئے نظارت تعلیم و تربیت سے منظوری حاصل کی جائے۔ اور عارضی انتظام کے لئے خود امیر یا پریذیڈنٹ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور یہ انتظام ایک ماہ تک قائم رہ سکتا ہے۔

(۵) پریذیڈنٹ صرف ایسی جماعتوں میں منتخب کئے جائیں۔ جہاں امراء مقرر نہ ہوں۔ اسی طرح اگر جنرل سیکرٹری کے بغیر کام چل سکتا ہو۔ تو جنرل سیکرٹری منتخب نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کا دوسرے سکرٹریوں کے ہوتے ہوئے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ البتہ بڑی جماعتوں میں ضرورت ہو۔ تو حرج نہیں۔

(۶) امراء اور نائب امراء کی منظوری چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے لئے ناظر اعلیٰ کی رائے بھی حضور کی خدمت میں پیش ہوتی ہے۔ اس لئے امراء اور نائب امراء کی منظوریوں کے متعلق جملہ درخواستیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ مگر یہ درخواستیں باقی عہدہ داروں کی فہرست سے بالکل جدا کاغذ پر رکھی جاویں۔ تاکہ نظر انداز نہ ہو جاویں۔

نوٹ:۔ جن جماعتوں میں چالیس یا چالیس سے زیادہ باقاعدہ چندہ دہندہ ممبر ہوں۔ وہاں کے امراء اور نائب امراء و دیگر عہدہ داروں کا انتخاب مجلس انتخاب امراء کے ذریعہ ہوگا۔ مجالس انتخاب امراء کے متعلق تفصیلی قواعد علیحدہ عنوان کے ماتحت آگے درج ہیں۔ باقی جماعتیں ان قواعد کے مطابق امراء کا انتخاب کریں گی۔

(۷) امراء کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر ملحوظ رکھے جاویں۔

الف۔ ایک ہی نام تجویز کرنے کی بجائے حتی الوسع دو تین دوستوں کے نام تجویز کئے جائیں۔

(ب) ہر ایک نام کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد پوری پوری درج کی جاوے۔

(ج) ہر ایک کا سنہ بیعت۔ دینی و انتظامی قابلیت۔ عمر اور پیشہ درج کیا جاوے۔

(د) جماعت کے کل افراد کی تعداد بتفصیل ذیل درج کی جاوے۔

بالغ مرد ۱۸ سال اور اس سے اوپر۔ بچے ۱۸ سال سے کم اور مستورات۔

(۸) اگر کوئی جماعت بالاتفاق کسی ایک ہی دوست کو عہدہ امارت کے لئے منتخب کرے۔ اور کسی قسم کا اختلاف رائے انتخاب میں نہ ہو۔ تو ایسی جماعت کو بالوضاحت اپنی درخواست میں اس امر کو بیان کر دینا چاہیئے۔ کہ یہ انتخاب بالاتفاق عمل میں آیا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوا۔

(۹) بوقت انتخاب اس بات کا خیال رکھا جاوے۔ کہ ایک سے زیادہ عہدے ایک ہی دوست کے سپرد بجز خاص مجبوری کے نہ کئے جاویں۔ تاکہ کثرت کار کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں کوئی حرج اور نقص واقع نہ ہو۔ اور تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست کام کی تربیت حاصل کر سکیں۔

(۱۰) اگر کسی امیر یا کسی مقامی عہدہ دار کے انتخاب کے متعلق یہ شکایت موصول ہوگی۔ اور تحقیقات پر یہ شکایت درست ثابت ہوئی۔ کہ کسی امیدوار کے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ تو اس انتخاب کو بموجب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مندرجہ قاعدہ ۸۶۱ کالعدم قرار دیا جاوے گا۔ اور پراپیگنڈا کرنے والوں سے سختی سے بازپرس کی جائیگی۔ اور دوبارہ انتخاب کے وقت انہیں اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

نوٹ:۔ پراپیگنڈا میں ہر ایسا امر داخل ہوگا جس سے جماعت کے افراد یا کسی فرد پر کسی طریقہ سے کسی خاص امیدوار کے حق میں یا خلاف رائے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۱۱) ایسی جماعتوں میں جہاں ایسے افراد کی تعداد ۱۲ سے زیادہ ہو۔ جن پر چندہ کا بقایا ہو۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے مطابق مرکز سلسلہ کے کسی بقایا دار کو کسی کام پر مقرر نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ بقائے سے مراد چھ ماہ کا بقایا ہے۔

(۱۲) اگر کسی جگہ کسی عہدہ پر مجبوراً کسی بقایا دار کو مقرر کرنا پڑے۔ تو اس عہدہ دار سے یہ تحریری عہد لیا جائیگا۔ کہ وہ اپنے بقایا کو مناسب مقررہ شرح سے باقاعدہ ادا کرتا رہے گا۔ اور اس شرح کی منظوری بواسطہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ نظارت متعلقہ سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر کوئی بقایا دار (سوائے موصی بقایا دار کے کہ اس کا بقایا بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء معاف نہیں کیا جا سکتا) اپنا بقایا ادا کرنے سے بالکل معذور ہے۔ تو اپنے عذرات کو اسی واسطہ سے بالتفصیل پیش کر کے نظارت بیت المال سے معافی لیگا۔

(۱۳) مندرجہ ذیل اشخاص کو کسی قسم کے انتخاب کے اجلاس میں حصہ لینے کا حق نہیں ہوگا۔

(الف) ایسا شخص جس کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا بغیر منظوری مرکز چلا آتا ہو۔ اور وہ اسے ادا نہ کرتا ہو۔

ب۔ مستورات۔ (ج) ۱۸ سال سے کم عمر بچے۔ جو افراد سلسلہ کی طرف سے زیر تعزیر ہوں۔ (د) ایسے افراد جو اپنا مرکزی چندہ مقامی نظام جماعت کو نہ دے کر علیحدہ طور مرکز میں بھجوانے پر مصر ہوں۔

(۱۴) ہر عہدہ کی اہمیت اور فرائض کے مناسب حال اس کے لئے عہدہ دار کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ اور رائے دینے ہوئے دوستوں کو اہلیت کے سوال کو ہر صورت میں مقدم رکھنا چاہیئے۔ محض نام کے طور پر عدیم الفرصت یا سست یا غیر مخلص یا نااہل یا کسی رنگ میں برا نمونہ دکھانے والے اشخاص کو منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔

(۱۵) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ کوئی شخص جو اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر نہیں۔ کسی عہدہ پر مقرر نہیں کیا جائے گا۔

(۱۶) فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے لازمی ہوں گے جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔ مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

(۱۸) نئے عہدہ داروں کے انتخاب کی فہرستیں معہ ان کی [illegible] (ذاتی [illegible]) نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ لیکن جب تک ان عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو۔ اس وقت تک سابقہ عہدہ دار کام کرینگے۔

(۱۹) نئے عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان شائع ہونے پر سابقہ عہدہ داروں کو فی الفور کام کا چارج بمعہ تحصیل اور کھاتے ریکارڈ کے ساتھ نئے عہدہ داروں کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ اور نئے عہدہ داروں کو چاہیئے کہ چارج لینے کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر سابقہ عہدہ داروں سے گذشتہ سال کی رپورٹیں لیکر متعلقہ مرکزی دفاتر کو بھجوا دیں۔ ورنہ یہ ذمہ واری بعد میں ان پر عائد ہوگی۔

(۲۰) اگر کسی انجمن یا حلقہ امارت کے ساتھ اور دیہات اور جماعتیں بھی شامل ہوں۔ تو یہ بات فہرست انتخاب اور درخواست امارت میں واضح طور پر بیان کرنی چاہیئے۔ کہ اس انجمن یا حلقہ امارت کے ساتھ فلاں فلاں جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اور کہ اس انجمن کا مرکزی مقام کونسا ہے۔ یعنی کس نام پر یہ انجمن یا حلقہ امارت ہوگا۔

(۲۱) اگر کسی انجمن کا تار کا پتہ رجسٹرڈ ہو۔ تو وہ بھی لکھا جائے۔ اور ٹیلیفون ہونے کی صورت میں اس کا نمبر دیا جاوے۔

(۲۲) اگر کوئی امیر یا پریذیڈنٹ یہ خواہش خود رکھتا ہو۔ کہ اس کے سیکرٹریوں کے نام خط و کتابت اسکی معرفت ہو۔ تو اس بات کو واضح کر دیا جائے۔

(۲۳) عہدہ داروں کے نام کے ساتھ ان کے القاب و خطاب بھی لکھے جاویں۔

(مثلاً مولوی۔ سید۔ مرزا۔ چودھری۔ شیخ بابو۔ ڈاکٹر۔ منشی وغیرہ) جو عام طور پر ان کے نام کے ساتھ لکھا یا بولا جاتا ہو۔

اسی طرح ملازم ہونے کی صورت میں عہدہ کا بھی اندراج کیا جائے۔

مجالس انتخاب امراء کے متعلق تفصیلی قواعد

مجلس مشاورۃ ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان مجلس مشاورت سے مشورہ لینے کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا تھا۔

"آئندہ امارت کے انتخاب کے لئے یہ قاعدہ ہوگا کہ جہاں ۴۰ یا اس سے زیادہ چندہ دہندہ ممبر ہوں وہاں کی جماعت کے امیر و نائب امیر اور سیکرٹریوں اور محاسب اور آڈیٹر اور امین کا انتخاب بلاواسطہ نہ ہوگا بلکہ ایک مجلسی انتخاب کے ذریعہ ہوگا۔ جس کے ممبروں کو چندہ دہندگان حسب قواعد منتخب کیا کریں گے۔ علاوہ ان ممبران مجالس انتخاب کے تمام مقامی صحابی اور تمام چندہ دہندگان جن کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہو اس انتخاب میں حصہ لینے کے حق دار ہوں گے۔"

حضور کے اس فیصلہ سے مندرجہ ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں:-

(۱) یہ کہ مذکورہ بالا مجلس انتخاب صرف اس حلقہ امارت میں مقرر کی جائے گی جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندگان ہوں گے۔

(۲) یہ کہ ایسے حلقہ کی امارت میں امیر کا انتخاب بلاواسطہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس مجلس انتخاب کے ذریعہ سے ہوگا۔

(۳) یہ کہ اس مجلس انتخاب کے ممبروں کا انتخاب بھی چندہ دہندگان ان قواعد کے ماتحت کریں گے جو اس کے لئے صدر انجمن احمدیہ مقرر کرے گی۔

(۴) یہ کہ مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب بھی اس کے ممبر ہوں گے:-

ا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس حلقہ امارت میں رہتے ہوں۔

ب:- اس حلقہ امارت کے چندہ دہندگان جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو۔

تفصیلی قواعد

(۱) جس حلقہ امارت میں چالیس سے ایک سو تک چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۴ میں ہے گیارہ ہوگی۔ اور جس حلقہ امارت میں ایک سو سے دو سو تک چندہ دہندگان ہوں وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۴ میں ہے) پندرہ ہوگی۔ اور جس حلقہ امارت میں دو سو سے زائد چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۴ میں ہے) اکیس ہوگی۔

(۲) چندہ دہندگان سے مراد وہ اصحاب ہیں جو اپنا چندہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جن کی بصورت موصی ہونے کے یا غیر موصی ہونے کے ہر دو صورتوں میں [illegible] کا بقایا نہ ہو اور بھی [illegible] صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی عائد ہوگی۔

(۳) لیکن اگر کسی بقایا دار نے اپنے ذمہ کے بقایا کی قسم کی ادائیگی کے متعلق نظارت متعلقہ سے مہلت حاصل کر لی ہو تو وہ اس شرط سے اس وقت تک مستثنیٰ ہوگا جب تک اس نے مہلت لے رکھی ہو۔

(۴) مقامی جماعت کے کسی ممبر کے ذمہ اگر چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہو اور اس نے بقایا کی ادائیگی کے لئے مہلت بھی نہ لے رکھی ہو تو وہ نہ کسی عہدہ کے لئے منتخب ہو سکتا ہے اور نہ ہی مجلس انتخاب کا ممبر بن سکتا ہے۔

(۵) مجلس انتخاب کے ممبروں کی مقرر کردہ تعداد کا چندہ دہندگان کی تعداد کی نسبت سے پورا رکھنا مقامی جماعت کے لئے لازمی ہے۔

(۶) اگر مجلس انتخاب کا کوئی ممبر خدانخواستہ فوت ہو جائے یا باہر چلا جائے یا مستعفی ہو جائے یا کسی اور وجہ سے مجلس کا ممبر نہ رہے تو اس کی اطلاع فوراً ناظر اعلیٰ کو دینی ضروری ہوگی اور اس اطلاع کے ساتھ ہی اس کے قائم مقام ممبر کا بھی انتخاب کر کے بھیجا جائے گا۔

(۷) مجلس انتخاب کا اجلاس کل ممبروں کی مجموعی تعداد کے نصف ۱/۲ ممبر حاضر ہونے پر ہو سکے گا۔

(۸) اس مجلس انتخاب کا عہدہ ممبران مجلس انتخاب حاضر اجلاس میں کثرت رائے سے ہو سکے گا۔

(۹) مجلس انتخاب کی رو ئداد یعنی فہرست ممبران مجلس انتخاب بغرض منظوری مرکزی (نظارت علیا) میں بھیجی جائے گی۔ اس پر تمام ممبران مجلس انتخاب حاضر اجلاس کے دستخط یا نشان انگوٹھا کا ہونا لازمی ہے اور ان کے مکمل پتے بھی دیئے جائیں گے۔

نوٹ:- مجالس انتخاب والی جماعتوں کے امراء اور دیگر عہدہ داروں کے انتخاب کرنے سے پہلے ممبران مجلس انتخاب کی منظوری نظارت سے لینی ضروری ہوگی۔

۲۔ یہ قواعد ایسی تمام پراونشل انجمنوں پر بھی حاوی ہوں گے جن میں باقاعدہ چندہ دہندگان کی تعداد ۴۰ یا اس سے زیادہ ہوگی۔

اقتباسات از قواعد وضوابط

قاعدہ ۸۲۱:- مقامی امیر اور پریذیڈنٹ کے اختیارات میں ایک یہ امتیاز ہوگا کہ مقامی امیر مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا ہر حال میں پابند نہیں ہوگا۔ یعنی استثنائی حالات میں سلسلہ کے مفاد کے ماتحت اسے اپنی وجوہات تحریر میں لا کر مقامی انجمن کے فیصلہ کو رد کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن پریذیڈنٹ بہرحال مقامی انجمنوں کے فیصلہ جات کا پابند ہوگا۔ مگر امیر و پریذیڈنٹ ہر دو مرکزی افسران کی ہدایات کے پابند ہوں گے۔

قاعدہ ۸۲۱ الف:- مقامی امیر کا رتبہ نہ تو محض پریذیڈنٹ انجمن کا رتبہ ہے اور نہ ہی اسے اپنے دائرہ کے اندر خلافت کے حقوق حاصل ہیں۔ اپنے کام کے لحاظ سے مقامی امیر بے شک ایک گونہ خلافت کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے یعنی اس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدی افراد کی روحانی۔ اخلاقی۔ تبلیغی۔ علمی۔ مالی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور جسمانی وغیرہ لحاظ سے پوری پوری نگرانی کرے اور جماعت کے قیام و استحکام اور ترقی و بہبودی کی تجاویز سوچ کر ان پر عمل پیرا ہو۔

۲۔ مقامی امیر کے لئے ضروری ہوگا کہ تمام اہم امور میں جماعت کے افراد کا مشورہ حاصل کیا کرے۔ اور اسے عموماً کثرت رائے کا احترام کرنا چاہیئے اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بنا پر کثرت رائے کے خلاف قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔

۳۔ مقامی امیر کو چاہیئے کہ مشوروں وغیرہ کے وقت کارروائی کو ایسے رنگ میں چلائے کہ فیصلہ جات حتی الوسع اتفاق رائے سے قرار پائیں۔

۴۔ لیکن چونکہ مقامی امیر جماعت کا آخری ذمہ وار ہوگا اس لئے اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اختلاف رائے کی صورت میں جس وقت کسی بات کو سلسلہ کے مفاد کے لئے مضر یا مخل امن و انتظام سمجھے تو اپنے اختیار سے کثرت رائے کو رد کر دے۔

۵۔ لیکن ایسی صورت میں مقامی امیر کا فرض ہوگا کہ وہ ایک باقاعدہ رجسٹر میں جو سلسلہ کی ملکیت تصور ہوگا اپنے اختلاف کی وجوہ ضبط تحریر میں لائے۔ یا اگر ان وجوہ کا اس رجسٹر میں لکھنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف سمجھے تو کم از کم یہ نوٹ کرے کہ میں ایسی وجوہ کی بنا پر جن کا ذکر کرنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے، کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔

۶۔ لیکن اس مؤخر الذکر صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا کہ اپنے اختلاف کی وجوہ تحریر کر کے بصیغہ راز مرکز میں ارسال کرے۔

۷۔ مقامی جماعت کے افراد اگر مقامی امیر کے کسی فیصلہ یا حکم یا کارروائی وغیرہ کے خلاف کوئی شکایت رکھتے ہوں تو انہیں حق حاصل ہوگا کہ مرکز میں اپنی اپیل پیش کریں اور مرکز کا فیصلہ مقامی امیر اور مقامی ممبران جماعت کے لئے واجب القبول ہوگا۔

۸۔ مقامی امراء کا تقرر میعادی ہوا کرے گا اور میعاد گذرنے کے بعد نیا تقرر ہوگا۔ جس میں وہی پہلا امیر بھی پھر دوبارہ مقرر کیا جا سکے گا۔

۹۔ دوران میعاد میں بھی امیر مقامی کسی خاص مصلحت کی بنا پر اپنے عہدہ سے علیحدہ کیا جا سکے گا۔ لیکن مقامی جماعت یا افراد کو اپنے مشوروں وغیرہ میں اس کی علیحدگی کے سوال کو اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی۔

۱۰۔ مقامی امیر کو ایسے حالات میں جبکہ اسے غیر متوقع طور پر اچانک کہیں اپنے مقام سے باہر جانا پڑے۔ اور مرکز سے پیشگی اجازت حاصل نہ کر سکے۔ لیکن وہ اپنی مقامی جماعت کے ساتھ فیصلہ کر سکتا ہو تو اسے بمشورہ مقامی جماعت اپنی غیر حاضری کے ایام کے لئے اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ یہ غیر حاضری پندرہ دن سے زائد نہ ہو۔

۱۱۔ لیکن اگر اسے ایسے خاص حالات کے ماتحت فوراً اپنے مقام کو چھوڑنا ہو کہ وہ جماعت سے بھی قائم مقام امیر کے متعلق مشورہ نہ کر سکتا ہو تو جائز ہوگا کہ وہ اپنے سیکرٹریوں کے مشورہ سے ہی پندرہ دن کے لئے اپنا قائم مقام مقرر کر دے۔

۱۲۔ ہر دو صورتوں میں امیر کا فرض ہوگا کہ عارضی تقرری کی اطلاع فوراً مرکز میں ارسال کرے۔

۱۳۔ مقامی امراء ناظران سلسلہ کے اپنے اپنے حلقہ کار میں ان کی ہدایات کے ماتحت ہوں گے۔

۱۴۔ جو امور انتظام جماعت یا فرائض امارت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان میں مقامی جماعت کے افراد کو مقامی امیر کی اطاعت کرنا ضروری ہوگی۔

۱۵۔ امراء چونکہ جماعتوں میں آخری ذمہ وار کارکن ہوں گے۔ اس لئے ان کو اپنے حلقہ میں ایک نیک نمونہ پیش کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہوگی۔ اور اپنے رویہ کو ایسا ہمدردانہ اور مشفقانہ رکھنا ہوگا کہ ان کی حکومت لوگوں کے دلوں میں خود بخود محبت و احترام کے رنگ میں قائم ہو جائے۔ اور اختلافات کی صورت میں وہ کسی پارٹی کے جانبدار نہ سمجھے جائیں۔

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ اہلیہ مولوی حکیم فضل کریم صاحب مرحوم ۳/۵ کو بروز اتوار بوقت عصر وفات پا گئی ہیں۔ احباب بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

حکیم عنایت اللہ احمدی دفعدار قلعہ صوبہ سنگھ سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

علاقہ گولڈ کوسٹ (افریقہ) کے احمدیوں کا کامیاب سالانہ اجتماع

مختلف موضوعات پر اہم تقاریر - احباب کی طرف سے مالی قربانیاں

(از مکرم نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت ہائے احمدیہ گولڈ کوسٹ)

جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کا سالانہ جلسہ بمقام ایسام (Essiam) مورخہ ۶، ۷، ۸ جنوری ۱۹۵۰ء منعقد ہوا۔ دور و نزدیک مقامات سے احمدی احباب بکثرت تشریف لائے۔ گو بوجہ ہڑتال گذشتہ سالوں کی بہ نسبت حاضری کم تھی۔ مورخہ ۶ جنوری بعد نماز جمعہ مجلس مشاورت کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے برادرم ڈاکٹر سیف الدین صاحب جنہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکنڈری احمدیہ سکول کے لئے پرنسپل منظور کرکے لنڈن بھجوایا ہے۔ ان کا احباب جماعت سے مسٹر جمال الدین صاحب جنرل سیکرٹری نے تعارف کرایا۔ جواباً برادرم موصوف نے مختصر الفاظ میں جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے یہاں آنے کے مقصد کو بیان کیا۔ اور احباب سے خواہش کی کہ ان سے پورا پورا تعاون کریں۔ بعد ازاں مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں جماعت اور مبلغین کے تعاون کا پورا پورا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہمیں یقین کامل ہے کہ آپ ان لوگوں کی بہبودی کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کریں گے۔ جو تعلیمی لحاظ سے مفید و موثر ثابت ہو۔ اس کے بعد حسب معمول مجلس مشاورت ۳ بجے شروع ہو کر رات ۸ بجے شام تک جاری رہی۔ تمام مسائل ضروریہ متعلقہ جماعت پر بحث ہوئی۔

دوسرے دن بروز ہفتہ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب نے تقریر کی۔ اور جماعت کو تلقین کی کہ وہ اس جلسہ کے روحانی فوائد سے متمتع ہونے کی پوری پوری کوشش کریں۔ ان کی تقریر کے بعد سالٹ پانڈ کے ریجنٹ جو کہ اپنی ریاست کے اکابرین کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ سیکنڈری سکول سالٹ پانڈ میں کھولا جائے۔ اس پر انہیں جواب دیا گیا۔ کہ اگر آپ کی ریاست دس ہزار پونڈ سکول کے ابتدائی اخراجات کے لئے مہیا کرے۔ تو رقم جمع ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں عرض کی جا سکتی ہے۔ جس کا اس نے اثبات میں جواب دیا۔ اس گفتگو کے بعد مولوی عبد الحق صاحب نے مسئلہ قربانی کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کی مزید وضاحت بزبان فینٹی الحاج محمد اسحٰق صاحب نے کی۔ جس کے بعد احباب جماعت نے عطیات پیش کئے۔

دوسرے پہر بعد نماز ظہر و عصر قرآن مجید کی تلاوت کے بعد خاکسار نے اسلامی عبادات کے موضوع پر تقریر شروع کی۔ جو کہ ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بعد ازاں مولوی صالح محمد صاحب نے جماعت کو اخلاص میں بڑھنے اور ایثار و اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی۔ ان کی تقریر کے بعد الحاج مسٹر جے۔ ای آدم جو گذشتہ سال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تھے انہوں نے اپنے حالات سفر بیان کئے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد الحاج عبد اللہ صاحب نے حالات سفر بیان کئے۔

تیسرے دن بعد نماز فجر خاکسار نے حفاظت مرکز اور [illegible] کے متعلق ½ ۱ گھنٹہ تک تقریر کی۔ دوبارہ ۹ بجے حسب پروگرام جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے صحابہ کرام کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جماعت کو صحابہ کی اقتدا کرنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں افریقن اکابر، چیف رؤسا اور مجلس عاملہ کے بعض ممبروں نے تقاریر کیں۔ جماعتوں نے حسب توفیق عطایا پیش کئے .... اور جلسہ بعد نماز ظہر و عصر ایک لمبی دعا پر ختم ہوا۔ برادرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ انچارج اور ملک احسان اللہ صاحب جلسہ میں بوجہ ملک میں ہڑتال ہو جانے کے شمولیت اختیار نہ کر سکے۔ کیونکہ ملک کے جس حصہ میں آپ تھے۔ وہاں ہڑتال کا بہت زور تھا۔ مبلغ انچارج صاحب کی غیر حاضری میں ان کی حسب ہدایت امسال مجلس مشاورت اور جلسہ سالانہ خاکسار کی زیر صدارت ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں دعا کے لئے تمام جماعت ہائے گولڈ کوسٹ کی طرف سے کیبل گرام ارسال کیا گیا۔

درخواست ہائے دعا

میری لڑکی عزیزہ مسعودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو اب خدا کے فضل سے بزرگوں کی دعا کے طفیل پہلے سے افاقہ ہے۔ بخار کم ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے اس کی جلد صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء (خاکسار محمد شفیع احمدی اکونٹس کلرک چیفس کالج لاہور)

(۲) میرے والد صاحب عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں درخواست دعا ہے۔ (قائد فضل الرحمٰن شاہ جماعت احمدیہ گھیٹر)

(۳) میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ ملک عبد الرحیم صاحب چند روز سے خانپور میں سخت بیمار ہیں۔ بزرگان جماعت سے درخواست ہے۔ دعا فرماویں اللہ انہیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار ملک فخر الدین دواتہ زندگی)

(۴) میرا لڑکا فضل الرحمٰن بیمار ہے احباب دعا فرمائیں۔ (ماسٹر عبد الرحمٰن اتالیق از ڈنڈیپور کھوڑیاں)

مسجد ربوہ کا سو فیصدی وعدہ پورا کرنیوالوں کی فہرست

نام	رقم
چوہدری میر احمد صاحب جماعت احمدیہ سلانوالی ضلع سرگودہا	۲/-/-
مولوی محمد ابراہیم صاحب " " " "	۱/-/-
" غلام محمد صاحب سوبھیاں " " "	۱۰/-/-
کرامت اللہ صاحب مہاجر انبالوی " "	۵/-/-
عبد السمیع صاحب چٹاگانگ مشرقی پاکستان	۲۱/-/-
محمد حسین صاحب گل منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	-/۸/-
محمد ابراہیم صاحب جھٹوواں والے چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	۵/-/-
شیخ محمد علی صاحب انبالوی " " "	۱/-/-
زینب بی بی صاحبہ " " "	۳/-/-
اللہ الدین صاحب محلہ دار الرحمت قادیان " " "	-/۸/-
جان محمد صاحب ٹیلر ماسٹر قادیان جماعت احمدیہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	-/۸/-
چوہدری غلام قادر صاحب گل منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	-/۸/-
میاں سراج الدین صاحب " " " "	۱/-/-
بابو محمد بشیر صاحب ڈار چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ	۷/-/-
میر قطب الدین صاحب قادیان " "	۲/-/-
خواجہ عبد الغنی صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی	۶/-/-
اہلیہ صاحبہ " " " "	۳/-/-
منظور احمد صاحب ابن خواجہ صاحب " "	۳/-/-
نانی صاحبہ "	۳/-/-
والدہ صاحبہ مرحومہ "	۳/-/-
دادی صاحبہ مرحومہ "	۳/-/-
چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب جماعت احمدیہ ٹنڈو الہ یار	۱۵/-/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۵/-/-
بچگان " " "	۵/-/-
محمد موصل صاحب کمال ڈیرہ سندھ	۲۱/-/-
ماسٹر محمد یریل صاحب " "	۱۰/-/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۵/-/-
غلام رسول صاحب کمال ڈیرہ سندھ	۱۰/-/-
محمد علی صاحب والد محمد موصل صاحب کمال ڈیرہ سندھ	۱/-/-
میاں خان بنگلہ ہیڈ ڈنیاپور ضلع جہلم	۵/-/-
منجانب ایشو افریقن کمپنی کراچی	۱۰۱/-/-
شریف الدین صاحب معہ اہلیہ جماعت کراچی	۲۱/-/-
ملک نصر اللہ خان صاحب اکونٹنٹ معہ اہل وعیال کراچی	۲۱/-/-
مولوی عبد القادر صاحب جماعت کراچی	۵/-
مسعود رشید احمد صاحب " "	۵/-
ابو القاسم صاحب بنگالی " "	۵/-
کرم الٰہی صاحب " "	۵/-
خواجہ عبد الکریم صاحب " "	۵/-
محمد اسحاق خان صاحب " "	۵/-
چوہدری شیر محمد صاحب " "	۵/-
عزیز احمد صاحب " "	۵/-
مولوی سید احمد علی شاہ صاحب مبلغ سلسلہ کراچی	۵/-
اہلیہ صاحبہ " "	۵/-
چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی	۱۰۱/-/-
چوہدری محمد تقی صاحب بورسٹل جیل لاہور	۱۰۰/-/-
" " از والد صاحب مرحوم "	۱۰۰/-/-
" " والدہ صاحبہ مرحومہ "	۱۰۰/-/-
" " اہلیہ صاحبہ "	۱۰۰/-/-

ولادت — مفیض المعارف صاحب ابن مولوی نذیر الرحمٰن صاحب مرحوم بنگالی کو اللہ تعالیٰ نے ۹ مارچ کو ایک لڑکی عطا فرمائی۔ نومولودہ مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے سابق مبلغ امریکہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا کرے صالحہ خادم دین بااقبال اور تمام متعلقین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (خورشید احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکی اور مسئلہ کشمیر

(انقرہ بذریعہ ڈاک) انقرہ کے ایک ایڈووکیٹ مسٹر علی وصفی عطاخان نے انقرہ کے روزنامہ "قدرت" مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۰ء میں "ترکی اور مسئلہ کشمیر" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔

اس مضمون میں مسلمانوں کے دور سے پہلے اور ان کے بعد کی تاریخ بیان کرنے کے بعد انہوں نے آزاد کشمیر حکومت کا تذکرہ کیا ہے۔ اور جمہوری طاقتوں پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے کشمیر کے ستم زدہ عوام کے لئے کچھ نہیں کیا ہے۔ بلکہ جیسا کہ آگے چل کر انہوں نے لکھا ہے۔ درحقیقت ہر شخص منطقی طور پر اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ مذکورہ جمہوری طاقتیں جان بوجھ کر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان عدم مداخلت کی پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

مسئلہ کشمیر کو حل کرنے اور اس علاقہ میں امن برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے موصوف نے لکھا ہے کہ یہ ہماری امید اور پرخلوص خواہش ہے کہ ترکی ایشیائی معاملات سے بھی ایسی ہی دلچسپی لیتا ہے جیسی یورپ کے معاملات سے پرامن طریقہ سے اس معاملہ میں مداخلت کرے گا۔ اس طرح کی مداخلت سے اس کی غیر مذہبی حیثیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ترکوں کو اس اندیشہ کی ضرورت نہیں کہ ان پر شہنشاہیتوں اور ... کا الزام لگایا جائے گا۔ کیونکہ اس امر کے باوجود کہ مسٹر ٹرومین نے دیگر ممالک کی مدد کی امریکہ پر ایک سلطنت قائم کرنے کا کوئی الزام نہیں لگایا جا رہا ہے۔

ترکی اور مشرقی ممالک کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے لکھا ہے۔ کہ مشرق کے ساتھ ترکی کے روحانی رشتے اتنے ہی مضبوط ہیں۔ جتنے یورپ کے جمہوری ممالک کے ساتھ اس کے مادی مفادات ترکی ایک ایسا ملک ہے جسے ہر جگہ محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اس کی مداخلت کسی دیگر مملکت کے مفاد کے لئے مضر نہ ہوگی۔ ترکی اخلاقی اور مادی دونوں نقطہ ہائے نظر سے امن کا ایک بڑا محافظ ہے۔ اس واقعہ سے کہ اناطولیہ کے کسانوں کے چھوٹے چھوٹے گھروں میں ترک قائدین کی تصاویر آویزاں ہیں۔ یہ واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ بین الاقوامی امن قائم رکھنے کے لئے ترکی کتنی مفید خدمات انجام دے سکتا ہے۔ ترکی جس بکمزور پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔ اس سے بڑے نتائج برآمد ہوں گے۔ اور اس صورت حال کو پہلے ہی سے نہ روکنا حماقت ہوگی۔

شہنشاہ ایران کے دورہ پاکستان پر ایرانی اخبارات کا تبصرہ

طہران کے روزنامہ "عصر" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں اعلیٰحضرت شہنشاہ ہمایونی کے دورہ پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایران اور پاکستان کے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات پر ہمیں فخر و مسرت ہے۔ اور اسے اپنے مشترکہ مقصد یعنی بین الاقوامی امن اور تحفظ عالم کے قیام کے لئے ضروری تصور کرتے ہیں ہمیں ایک ایسی قوم کا دوست اور برادر ہونے پر بڑی مسرت ہے۔ جس نے زبردست قربانیوں کے بعد اپنی آزادی حاصل کی ہے اور یہی جذبہ پاکستانیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہمیں پوری امید ہے کہ ان دوستانہ تعلقات سے دونوں ممالک کا مستقبل درخشاں ہوگا۔

اس اخبار نے آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ صرف ایران ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام پاکستان کے قیام پر مسرور ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام اسلامی ممالک کو اپنا مشترکہ مقصد حاصل کرنے کے لئے متحد ہونا چاہیئے۔ اور ان کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی۔ اتنی ہی انہیں اپنے مقدس مقصد کو حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔ پاکستان اور ایران کے درمیان دوستی و محبت کے رشتے مضبوط بنیاد پر قائم ہیں۔ اور شہنشاہ ہمایونی کے اس دورہ سے یہ بنیاد اور زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔

یک جان و دو قالب

طہران کے ایک اور اخبار "دنیا" نے "ایران اور پاکستان" "یک جان و دو قالب" کے عنوان سے ایک مقالہ میں ایران اور پاکستان کے درمیان ثقافتی مذہبی اور لسانی رشتوں پر زور دیتے ہوئے پاکستان میں شہنشاہ ہمایونی کے دورہ پر مسرت ظاہر کی ہے۔

اس اخبار نے لکھا ہے۔ کہ پاکستان سب سے بڑی مملکت ہے۔ جو اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر اپنی حکومت اور اقتصادی امور کا نظام قائم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ

موصوف اخبار نے شہنشاہ ہمایونی کے دورہ پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان کے اس فقرہ کو بالکل مبنی بر حقیقت ٹھہرایا ہے کہ ایران اور پاکستان "یک جان و دو قالب" ہیں

آخر میں اس اخبار نے پاکستان اور ایران کے لسانی رشتوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ شہنشاہ ہمایونی کے اس دورہ سے ایران اور پاکستان کے سیاسی اور اقتصادی تعلقات اور زیادہ گہرے ہو جائیں گے۔ اور یہ دونوں ممالک باہمی تعاون کے ذریعہ غیر ملکی جارحانہ اقدام کے مقابلہ میں اپنا دفاع کر سکیں گے۔

گمشدہ سائیکل

مورخہ ۲۴ کو گیارہ بجے کے بعد میرا ریلے سائیکل ڈیوڑھی رتن باغ سے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو۔ تو بندہ کو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر یا بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (خاکسار عبد الحکیم ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور)

عراق کے یہودیوں کی اسرائیل کو روانگی!

لندن ۲۲ مارچ۔ یہودی ذرائع کے مطابق ترک وطن پر عراقی حکومت کی پابندی اٹھ جانے پر ۱۲۰،۰۰۰ پر مشتمل عراق کی آبادی کا ۹۰ فی صدی حصہ عراق سے اسرائیل جانے کی تیاری کر رہا ہے۔

عراقی حکومت نے یہودی تارکین وطن کے اپنے ساتھ اپنا سامان لے جانے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی ہے گو باہر لے جانے والی کرنسی کی مقدار پر لازمی طور پر پابندی ہے۔ عراق سے پناہ گزینوں کی آمد گنجان اسرائیل کے معاشی نظام پر مزید بار ثابت ہوگا۔

اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ دس فی صدی جو عراق ہی میں رہ جائیں گے۔ زیادہ تر ایسے خاندانوں پر مشتمل ہیں۔ جو صدیوں سے عراقی قومیت رکھ کر خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس سے قبل یہودیوں نے عراق میں یہودیوں کے خلاف مظالم کے جو افسانے تراشے تھے۔ اس کی موثر تردید کی جا چکی ہے (دوستار)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

اعلان فروختِ زمین

جو دوست مستقل نہری و چاہی اراضیات خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ معرفت منیجر اشتہارات روزنامہ الفضل خط و کتابت کریں۔ زمین نہایت عمدہ باموقعہ اور زرخیز ہے۔ نیز ریلوے لائن اور منڈیوں کے نزدیک ہے۔ ع۔ معرفت۔ منیجر
(اشتہارات روزنامہ الفضل)

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز (قادیان) حال سید مٹھا بازار لاہور کی تیار کردہ

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا کا چالیس سالہ مجرب علاج
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک پندرہ روپے ۱۵/-
نیز ہر قسم کے مجربات ملنے کا پتہ
(حکیم عبد القدیر کاغانی (سند یافتہ) سید مٹھا بازار لاہور)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

دواخانہ خدمت خلق

بخار کن: بخار کو کونین کے بعد توڑنے والی دوا اور کونین کے نقصانات سے بالکل پاک
(قیمت یکصد گولی ایک روپیہ آٹھ آنے)

شفائی: پرانے بخار جو ہڈیوں میں داخل ہو گئے ہوں اور جگر اور تلی پر اثر ہو گیا ہو۔ بخار کن کے ساتھ اس دوائی کا استعمال ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار دور ہو جاتا ہے۔ قیمت پچاس گولیاں دو روپے

محبوب جگر: جگر کو طاقت دیتے اور اس کا فعل درست کرنے کی اور خون پیدا کرنے کی مفید گولیاں۔ بہت سی امراض جگر کے ضعف سے پیدا ہوتی ہیں۔ قیمت ایک درجن تین آنے

جوشاندہ جگر: جگر کی خرابیوں کا بہترین جوشاندہ ہے جگر کو سدوں سے صاف کر دیتا ہے۔ اور خون کی صفائی میں بہت مفید ہے۔ سستی اور جسم کے ٹوٹتے رہنے کی تکلیف ہو۔ تو سمجھئے جگر [illegible]
قیمت ایک خوراک دو آنے

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب صنعتی نمائش گاہ سٹال نمبر ۸۸ سے خرید فرماویں۔ نیز نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر سے بھی مل سکتے ہیں۔
ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

ربوہ میں دواخانہ نور الدین کی ادویہ ملنے کا پتہ: جلال الدین صاحب سیلونی ربوہ ضلع جھنگ

روس مضبوط بحری بیڑہ تیار کر رہا ہے

لندن ۲۵ مارچ۔ بحری مبصرین سوویٹ یونین کی بحری تیاریوں کے متعلق اب تک تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ جو کہا جاتا ہے کہ واحد بڑی طاقت ہے۔ جس نے ۱۹۴۵ء سے اپنی سمندری طاقت میں اضافہ کیا ہے ——— اب بحری ماہر نے یہاں سرخ بیڑہ کے متعلق مقالہ لکھتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس کی تیاریاں اب بعض ضرورتوں سے آگے بڑھ گئی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک علیحدہ بحری وزارت کے قیام اور نئی بحری تعمیرات کی وجہ سے سوویٹ بحریہ ایک خودمختار اور واقعی جارحانہ طاقت بن گئی ہے۔

سویڈن کے حلقوں کا کہنا ہے کہ اس وقت روس میں پانچ جنگی جہاز زیر تعمیر ہیں۔ اور تباہ کن اور دوسرے جہازوں کی تعداد میں بھی برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ برطانوی بحری مبصرین زیر آب خطرہ سے تشویشناک ہیں۔

شام غیر ملکی منڈیاں تلاش کر رہا ہے

دمشق ۲۵ مارچ شام غیر ملکی منڈیوں پر قبضہ کرنے اور باہمی تجارتی تبادلہ کی بناء پر یونان ممالک سے معاہدہ کے سلسلہ میں ایک بڑا اقدام کر رہا ہے۔ مذاکرات انقرہ اور لندن میں ہو رہے ہیں اور عنقریب استاک ہام میں بھی شروع ہو جائینگے اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ برطانوی اور ترکی مذاکرات بخوبی طے پا رہے ہیں۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۳

بلکہ ایسے نازک وقت میں ملک و قوم میں انتشار پھیلانا ہے ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر ملک کے نظم و نسق کی تباہی کا انہیں ڈر نہیں اور نہ حکومت کا خوف ہے تو کیا خدا ترسی بھی کوئی چیز نہیں۔ بہر حال ایسے اوچھے ہتھیاروں سے آپ احمدیت کو کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ آپ تو الٹا اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں اور دنیا کے سامنے اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ احمدیت کے خلاف آپکے پاس سوا جھوٹ اور غلط بیانیوں کے اور کچھ بھی نہیں۔

اپنی زندگیوں میں ایسا انقلاب پیدا کرو کہ حقیقی معنوں میں مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فرزند کہلا سکو

مجاہدین کی الوداعی پارٹی میں شیخ بشیر احمد صاحب کا نوجوانوں سے خطاب

لاہور ۲۵ مارچ۔ کل رات۔ فضل عمر ہوسٹل یونین تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے مکرم عبد الخالق صاحب اور مکرم سعود احمد صاحب کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر جس دعوت طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے جماعت کے نوجوانوں کو اپنی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا کرنے کی تلقین فرمائی کہ جسکے نتیجے میں وہ فی الحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی فرزند کہلا سکیں۔ اور غلبۂ اسلام کے اس مقصد کو پورا کر سکیں۔ کہ جس کی خاطر خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ منطقی دلائل کا سہارا لے کر دنیا کی کایا نہیں پلٹی جا سکتی۔ مردہ روحوں میں زندگی پھونکنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ ہم خود روحانی طور پر پارس بن جائیں۔ کہ تا جو بھی ہم سے چھوئے وہی خدا کا ہو کر غلبۂ اسلام کے بے پناہ جذبہ سے سرشار ہو جائے۔

ابتدائی تقریر میں مکرم شیخ صاحب نے فرمایا آج کی یہ تقریب جس میں دو مجاہدین کی خدمت میں فضل عمر ہوسٹل کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا ہے۔ محض ایک رسمی تقریب نہیں ہے بلکہ یہ احمدیت کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ مادیت دنیا پر پوری طرح مسلط ہے اور دنیا کی نگاہ میں مذہب کا وجود ایک رسم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھوٹی سی جماعت ہی ہے کہ جو مادیت کے طوفان کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کارنامہ کوئی چھوٹا کارنامہ نہیں۔ کہ آپ نے ایک ایسی جماعت چھوڑی ہے۔ جو بے سروسامانی اور بے بضاعتی کے باوجود خدمت اسلام کے سلسلے میں وہ کام سرانجام دے رہی ہے کہ جس کو بجا لانے سے اسلام کی طرف منسوب ہونے والی بڑی بڑی جماعتیں اور طاقتیں بھی عاجز ہیں۔ اس مٹھی بھر جماعت میں خدمت اسلام کی تڑپ۔ جوش اور جذبے کا موجود ہونا ہی احمدیت کی صداقت کی ایک زندہ دلیل ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ خدا کا مسیح اکیلا تھا پھر خدا نے اسے ایک چھوٹی سی جماعت عطا کی۔ جس میں ایسے ایسے جان نثار پیدا ہوئے کہ جنہوں نے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا یہ چیز معجزے سے کم نہیں۔ کہ آج دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے۔ جہاں احمدیت کا پیغام نہ پہنچ چکا ہو۔ اور مجاہدین احمدیت تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا نہ کر رہے ہوں۔ جماعت کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی نے یہ امر ثابت کر دکھایا ہے کہ احمدیت کی دنیا پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس میں قطعاً مبالغہ نہیں بلکہ یہ امر واقعہ ہے کہ جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا شامل حال ہونا اسکی واقعیت پر گواہ ہے۔

آپ نے فضل عمر ہوسٹل کے اراکین اور دیگر نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے یہ مجاہد جنہیں آج ہم الوداع کہہ رہے ہیں یہ قابل مبارکباد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے خدمت اسلام کے اصل تقاضے کو پورا کر دکھایا ہے۔ ہم ابھی سوچ ہی رہے ہیں۔ اور انہوں نے قدم بڑھا دیا ہے۔

صدر کے علاوہ بزرگان میں سے مولانا عبد الرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ و خارجہ۔ ملک غلام فرید صاحب نائب وکیل التبشیر۔ شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب مولوی عبد الغفور صاحب ڈاکٹر عبد الحق صاحب میاں غلام محمد صاحب اختر اور مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون

پس اگر ہمارے یہ جذبات جن کا ہم نے اپنے ایڈریس میں ذکر کیا ہے۔ واقعی دل کی گہرائیوں سے نکلے ہیں۔ تو پھر ہمارے ہر نوجوان کا فرض ہے کہ وہ خدمت دین کی مخفی تڑپ کو ٹھنڈا نہ ہونے دے۔ بلکہ اسکے زیر اثر اپنی زندگی میں ایسا انقلاب پیدا کرے کہ اس کا وجود خدا نما وجود بن جائے اور وہ خدمت اسلام کے ہر تقاضے کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد ہے اگر ہمارے نوجوان خدمت دین کے ہر تقاضے کو پورا کرنے کا عزم کر لیں۔ تو پھر یہ سمجھا جا سکیگا کہ ایڈریس میں نوجوان طالب علموں کی طرف سے جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ واقعی قلبی کیفیات ہیں۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ ایسے عمل کی توفیق کہ جسکے بعد شیطان ہم سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے اور وہ نتائج پیدا ہوں۔ کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو حقیقی رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔

اس تقریب کی ابتداء تلاوت قرآن پاک سے کی گئی۔ جو محمد احمد صاحب حیدر آبادی نے کی۔ نظم محمد شریف صاحب ... نے پڑھی۔ بعدہٗ فضل عمر ہوسٹل یونین کے صدر رشید ... قیصرانی نے ہر دو مجاہدین کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جسکے جواب میں مکرم عبد الخالق صاحب اور سعود احمد صاحب نے تقاریر کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور مقصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ فضل عمر ہوسٹل کے اراکین اور تعلیم الاسلام کالج کے اسٹاف نے شرکت کی۔

۳۲ اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ لیبر حکومت کے کتنے عرصہ تک برسراقتدار رہنے کی توقع ہے۔ اسی پر مصری حکومت کے اس فیصلہ کا انحصار ہے کہ معاہدہ کے مذاکرات کی بحالی کا ذکر کب شروع کیا جائے۔ (اسٹار)

سوڈان کا بجٹ

خرطوم ۲۵ مارچ جنوری ۱۹۵۰ سے جون ۱۹۵۱ء تک کے اٹھارہ مہینوں کے بجٹ کے لئے فنانشل سکرٹری نے ایک بیان میں ۲۸,۷۵۰,۰۰۰ پاؤنڈ آمدنی اور ۲۱,۰۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ خرچ کا اندازہ لگایا ہے۔

اس کے علاوہ سوڈان ریلوے کی آمدنی ۸,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ اور خرچ ۶,۱۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ (اسٹار)

جوہری سائنس دان کے کیا تاثرات ہوتے ہیں

لندن ۲۵ مارچ برطانوی جوہری سائنس دانوں کی انجمن کے رسالہ کے "ہائیڈروجن بم" نمبر میں مقالہ لکھتے ہوئے انجمن کے صدر پروفیسر آر۔ ای۔ پرلیس رقمطراز ہیں۔ کہ ایسے مہلک ہتھیار کی تیاری میں مشغول ہونا اور اس کی تیاری کے لئے جزوی طور پر ذمہ دار ہونا بہت ہی ناگوار تاثرات پیدا کرتا ہے۔

لیکن عدم مشغولیت بھی اسی طرح ذمہ دار بناتی ہے۔ جس طرح مشغولیت اگر امریکہ یا دوسرے ممالک کے سائنس دان اس وقت جوہری بم کی تیاری کا مقاطعہ کر دیں۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان کے ملک پر ایسی بم یا ایسے ہی کسی دوسرے اسلحہ سے حملہ ہو جائے۔ تو ان کی ذمہ داری ناقابل برداشت ہو گی۔ (اسٹار)

بیون عمر پاشا ملاقات کے متعلق کوئی بیان نہیں شائع ہو گا

لندن ۲۵ مارچ۔ اب یہ توقع نہیں ہے کہ مصری سفیر متعینہ لندن نے ننگل کو مسٹر بیون کو جو "دستاویز" جسے بعد میں یادداشت کہا گیا دی تھی۔ اسکے متعلق کوئی سرکاری برطانوی بیان شائع کیا جائے گا

موصول شدہ اطلاعات کے مطابق سفیر اب تک ۳۲ص

Digitized by Khilafat Library Rabwah